

114233-ظہر سے پہلے والی چار سنتوں کی قضا

سوال

جب کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھنے کیلئے مسجد آئے اور ظہر کی پہلے والی چار سنتیں اسے پڑھنے کا موقع نہ ملے تو کیا فرض کی ادائیگی کے بعد یہ سنتیں ادا کر سکتا ہے؟ اور اسکے بعد ظہر کے بعد والی سنتیں ادا کر لے۔

پسندیدہ جواب

اول :

اہل علم کے صحیح قول کے مطابق سنن مؤکدہ کی قضا مستحب ہے، یہ موقف شافعی حضرات کا ہے، اور حنبلی حضرات کے ہاں مشہور موقف یہی ہے، جبکہ مالکی اور حنفی اسکے مخالف ہیں، اسکی دلیل یہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت عصر کی نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے تو انکے بارے جب دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ابو امیہ [ام سلمہ کے والد کی کنیت] کی بیٹی! تم مجھ سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھتی ہو؟ بنو عبد القیس کے کچھ لوگ آئے تھے، تو انکی وجہ سے ظہر کے بعد والی دو رکعت رہ گئی تھیں، تو یہ دو رکعت وہی ہیں) اسے بخاری (1233) اور مسلم (834) نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ہمارے [یعنی شافعیہ کے] ہاں صحیح موقف یہی ہے کہ سنن مؤکدہ کی قضا دینا مستحب ہے، اسی کے قائل محمد، مزنی، اور امام احمد سے ایک روایت اسی کے موافق ہے، جبکہ ابو حنیفہ، مالک، اور ابو یوسف کے ہاں انکی قضا نہیں دی جاسکتی، جبکہ ہماری دلیل صحیح احادیث ہیں" انتہی

دیکھیں: "المجموع" (4/43)

اسی طرح مرداوی حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"(اور جسکی کچھ سنتیں رہ جائیں تو وہ قضا پڑھ سکتا ہے) یہی خابلد کا مشہور موقف ہے، اسی کی تائید الحدید [ابن تیمیہ کے دادا] نے اسکی شرح کرتے ہوئے کی ہے، اور شیخ تفتی الدین ابن تیمیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے" اختصار کے ساتھ

"الإيضاح" (2/187)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"سنن مؤکدہ اگر رہ جائیں تو قضا پڑھی جاسکتی ہے، اسکی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند کی وجہ سے فجر کی نماز رہ گئی تھی، اور آپ طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہوئے تو آپ نے پہلے فجر کی سنتیں ادا کیں اور پھر فجر کی نماز پڑھی" انتہی

"الفتاویٰ الباب المفتوح" (تقاء نمبر: 74، سوال نمبر: 18)، اور دیکھیں: "الموسوعة الفقهية" (25/284)

دوم:

مسئلہ: اگر کوئی ظہر کی پہلے والی سنتیں ظہر کے فرض ادا کرنے کے بعد تھنا پڑھنا چاہتا ہے تو پہلے کونسی سنتیں پڑھے گا؟ ظہر سے پہلے والی چار یا بعد والی دو؟

جواب: ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں وسعت ہے، چاہے پہلے والی پہلے پڑھے یا بعد والی، اہم بات یہ ہے کہ پڑھنی ہیں چاہے ترتیب آگے پیچھے ہو جائے کوئی حرج نہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اہل علم کا کہنا ہے کہ: اگر ظہر سے پہلے والی سنتیں رہ جائیں تو نماز کے بعد پڑھ لے، کیونکہ نماز سے پہلے ادا کرنا مشکل ہو گیا تھا، ایسی صورت حال اکثر پیش آتی رہتی ہے کہ انسان مسجد میں جائے تو اقامت ہو چکی ہوتی ہے، تو ایسی صورت حال میں نماز کے بعد تھنا پڑھ لے۔

لیکن ظہر سے بعد والی سنتیں ظہر کے بعد پہلے ادا کرے، اور بعد میں پہلے والی چار سنتوں کی قضا دے۔

مثلاً ایک آدمی آیا اور لوگ باجماعت نماز پڑھ رہے تھے، اس لئے اسے پہلے والی سنتیں ادا کرنے کا موقع نہیں ملا تو وہ ظہر کی نماز باجماعت ادا کر لے، پھر اسکے بعد دو سنتیں ظہر کے بعد والی ادا کرے، اور پھر پہلے والی چار سنتوں کی قضا دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن ماجہ کی روایت کے مطابق اسی طرح مروی ہے "

ماخوذ از: فتح ذی الجلال والإکرام شرح بلوغ المرام (2/225)

واللہ اعلم.